یہ بات صحیح نہیں ہے کہ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ کو جنگ کے لیے آمادہ کر کے انھیں سربراہ مقرر کیا تھا۔ ان دونوں اصحاب کا اصل مطالبہ یہ تھا کہ حضرت علیؓ قاتلین عثمانؓ کو گرفتار کر کے قصاص لیں۔ حضرت علیؓ کا جواب یہ تھا کہ قاتلین عثمان ابھی تک مدینہ منورہ پر چھائے ہوئے ہیں' حالات پر امن اور پرسکون ہوں تو قصاص لیا جائے گا۔ مگر دونوں اصحاب کا اطمینان نہ ہوا۔ وہ مکہ معظمہ روانہ ہوگئے اور وہاں سے حضرت عائشہؓ کو ساتھ لے کر بصرہ و کوفہ کے لیے روانہ ہوگئے۔ بصرہ پہنچنے پر عراق کے ہزاروں ہمنوا ان کے ساتھ ہوگئے۔ حضرت علیؓ نے حالات کو پرخطر دیکھا تو خود بصرہ جانے پر تیار ہوگئے۔ دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو بہت سے مخلصین نے مصالحت کی کوشش کی مگر دونوں طرف ایسے فتنہ پرداز موجود تھے جنھوں نے جنگ کی آگ بھڑکا دی۔ حضرت عائشہؓ ہودج میں اونٹ پر سوار تھیں' ام المومنین تھیں' اس لیے آپ سے آپ بصری لشکریوں نے انھیں سربراہ بنا لیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کو اپنے پاس بلایا' دونوں تشریف لائے تو حضرت علیؓ نے انھیں بعض ارشاداتِ نبویہ یاد دلائے جس پر حضرت طلحہؓ اپنے لشکر کی آخری صف میں چلے گئے اور مروان نے انھیں شہید کردیا۔ اس طرح حضرت زبیرؓ بھی لشکر سے الگ ہوگئے مگر انھیں بھی ایک بدبخت ابن جرموز نے شہید کردیا اور حضرت علیؓ کو جاکر خبر سنائی تو انھوں نے قاتل کو جہنم کی بشارت دی۔ حضرت عائشہؓ ہودج میں سوار رہیں حتیٰ کہ بصریوں کو شکست ہوئی۔ حضرت عائشہؓ کے بھائی حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ حضرت علیؓ نے انھیں بھیجا کہ وہ اپنی ہمشیرہ کی مہار تھامیں اور انھیں بحفاظت عزت و احترام کے ساتھ مدینہ لے جائیں۔ انھیں بھی حضرت علیؓ کے بالمقابل آنے پر عمر بھر افسوس رہا اور اس واقعہ کو یاد کر کے روتی رہتی تھیں۔ بہرکیف اس مقاتلہ کا اصل باعث دونوں طرف کے فتنہ پرداز منافقین تھے اور فریقین کے مخلصین ہرگز قتال کے خواہاں نہ تھے۔ حضرت عائشہؓ کا مکہ معظمہ سے بصرہ کے لیے روانہ ہونا اور لشکر کی قیادت سنبھال لینا ایک غلطی تھی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتیں تو اتنی بڑی خونریزی غالباً نہ ہوتی۔ بہرحال یہ اللہ کی مشیت تھی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد یہ تیسرا حادثہ فاجعہ تھا جو امتِ مسلمہ کے مابین پیش آیا۔ اس سے عورت کی سربراہی کے حق میں نہیں بلکہ اس کے خلاف دلیل فراہم ہوتی ہے۔ دیگر ازواجِ مطہراتؓ نے حضرت عائشہؓ کو اس طرح نکلنے سے روکا تھا۔ خلفائے راشدین کے انتخاب کے ہر موقع پر ازواجِ مطہراتؓ موجود تھیں۔ لیکن کسی صحابی نے ازواجِ مطہراتؓ کے نام امارت و سربراہی کے لیے پیش نہیں کیے۔ نہ کبھی جہاد میں انھیں سپہ سالار بنایا گیا۔